بینا جو ہر اک دیدۂ بینا ہے ہمارا
ہر اشک، سلامی! بہ دُرِ یکتا ہے ہمارا
شہ کہتے تھے سیراب تری تیغ نہ ہو گی
اے شمر! گلا آہ وہ سوکھا ہے ہمارا
قاتل سے یہی کہتے تھے، کر قتل نہ اس کو
اے شمر! یہ شبّیرؑ نواسا ہے ہمارا
باندھا گیا سجّادؑ کا بازو تو وہ بولے
اے شیرِ خدا! حال یہ پہنچا ہے ہمارا
شہ ناریوں سے کہتے تھے، اصغر کو دکھا کر
بچّہ یہ کئی روز کا پیاسا ہے ہمارا
لاشِ علی اکبر نے کہا شہ سے کہ "بابا!
"سینے سے کلیجہ نکل آیا ہے ہمارا"
زعفر سے کہا شہ نے، دکھا کر کئی لاشے
یہ بھائی، یہ بیٹا، یہ بھتیجا ہے ہمارا
جب عذرِ گنہ کرتا تھا حُر، کہتے تھے شبّیر
اے حُر! تو ہمارا ہے، ہمارا ہے، ہمارا

کیا خوف ہے محشر کا انیسِ جگر افگار
اب نام غلامِ شہِ والا ہے ہمارا